سسرالی رشتوں کی حرمت سے متعلق فقہی آراء۔۔۔ایک اجمالی جائزہ

AN OVERVIEW OF JURISPRUDENTIAL OPINIONS ON THE SANCTITY OF IN-LAWS RELATIONSHIPS

Ahmad Raza
PhD Scholar, Islamic Studies Department, Imperial University (ICBS), Lahore; ahmadrazacti@gmail.com
Muhammad Karim Khan
Assistant Prof., Islamic Studies Department, Imperial University (ICBS), Lahore; drkarim@imperial.edu.pk

Abstract

This article traces out the respect and sanctity regarding in-law relationships according to Qur'an, Ḥadīth and Muslim jurisprudential opinions. Our social life revolves around kinship and in-law relationships; thus, every individual is chained in these relations. After marriage, some new relationships are established. These relationships make one family closer to the other. Men should keep safe distance from women's female relatives after marriage according to Islamic *Shariah*. Similarly, women should keep safe distance from men's male relatives, but in modern times, such sanctity is being violated that is disturbing family lives. So, there is a need to propagate awareness on this specific subject. This is a novel research in this regard. It is an analysis of the views of the four Imams on the sanctity regarding in-law relationships. Islam commands for sanctity and respect of in-laws. The Islamic Ideological Council and Federal *Shariah* Court should propose new legislations in this regard in view of Islamic teachings. Muslim society can have peaceful and noble family relationships in order to act upon divine commandments regarding sanctity and respect of in-laws. We should not import foreign culture about disrespect of in-laws through media in our societies.

Keywords: In-laws, Jurisprudential views, Sanctity of Relationships, Divorce, Marriage, Disagreement of the Companions, Stepdaughter.

زمین میں نسل در نسل مرد و عورت کا سلسلہ جاری ہے ۔اس بات سے کون واقف نہیں ہے کہ ہماری معاشرتی زندگی رشتوں اور قرابتوں کے گرد گھومتی ہے اور ہر فرد ان رشتوں کی زنجیر میں جکڑا ہوا ہے۔نکاح کے بعد کچھ رشتے وجود میں آتے ہیں وہ بھی قابل احترام ہوتے ہیں ۔ سسرالی رشتہ در حقیقت دو علیحدہ علیحدہ خاندانوں کو ایک دوسرے کا جز بنادیتا ہے۔اسلام نے جہاں قریبی رشتوں کے تقدس کا حکم دیا وہاں سسرالی رشتوں کے احترام کا

بھی حکم دیا لیکن عصر حاضر میں رشتوں کے تقدس کو پامال کیا جارہا ہے، مرد و عورت کے ازدواجی تعلق قائم کرنے کے لیے اسلام نے نکاح کا قانون متعارف کروایا ہے چنانچہ سسرالی رشتہ کے متعلق اللہ نے فرمایا:

"وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا "۔[1]

اور وہی ہے جس نے پانی سے بنایا انسان کو پھر اس کے لیے نسب اور سسرال کا رشتہ بنایا اور تمہارا رب قدرت والا ہے۔

انسان کی تخلیق کے بعد اللہ نے اس کے لیے نسب اور سسرال کا رشتہ بنایا اگرچہ عام طور پر تمام عورتوں سے نکاح کرنا درست ہے لیکن چند عورتوں کے ساتھ نکاح کی ممانعت آئی ہے، چنانچہ قرآن حکیم میں ہے:

تم پر حرام کر دی گئیں تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور تمہاری بھتیجیاں اور تمہاری بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور دودھ کی بہنیں اور عورتوں کی مائیں اور ان کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں ان بیبیوں سے جن سے تم صحبت کر چکے ہو پھر اگر تم نے ان سے صحبت نہ کی ہو تو ان کی بیٹیوں میں حرج نہیں اور تمہارے حقیقی بیٹوں کی بیویاں اور دو بہنیں اکٹھی کرنا (حرام ہے) البتہ جو پہلے گزر گیا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔۔[2]

اللہ نے حرمت کے رشتوں کو بیان کر دیا اور اس میں سسرالی رشتہ کی حرمت کا ذکر بھی ہے۔ رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے کے بعد جب سسرالی رشتہ وجود میں آتا ہے تو اس کا ادب بھی ضروری ہے، اسلام نے آدمی کی اصل فطرت کی رعایت رکھتے ہوئے اس شعبہ سے متعلق ایسا قانون اور ضابطہ وضع کیا ہے تاکہ رشتوں کا تقدس پامال نہ ہو۔

محرمات جن کی حرمت بالکل واضح ہو چکی ہو عادتاً انسان ان کے ساتھ تعلق قائم نہیں کرتا کیونکہ وہ رشتے قابل عزت اور لائق احترام بن جاتے ہیں۔ انسانی فطرت اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ جن رشتوں کے تقدس کا لحاظ رکھنا چاہیے ان کے ساتھ تعلق قائم کیا جائے، لیکن عصر حاضر میں کئی کیسز عدالتی کاروائی میں ہیں اور بہت سے

---

[1] ۔ سورۃ الفرقان 54:25

Al-Qur'an 25:54

[2] ۔ سورۃ النساء 23:4

Al-Qur'an 4:23

کیسز عدم پیروی کی بنا پر خارج کیے جا چکے ہیں، اخبارات میں محرمات کے ساتھ بدکاری کی خبریں شائع ہو رہی ہیں حالانکہ عورت اور مرد کے ازدواجی تعلق کی قابلِ قبول صورت اُن کا باہم اعلانیہ نکاح ہے۔ چنانچہ قرآنِ مجید میں ارشاد ہے:

"وَأُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوْا بِأَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوْهنَّ أُجُوْرَهنَّ فريضة"۔[3]

'اِن (محرمات) کے علاوہ جتنی عورتیں ہیں اُنھیں اپنے اموال (یعنی نکاح و ادائیگی مہر) کے ذریعے سے حاصل کرنا تمہارے لیے حلال کر دیا گیا ہے بشرطیکہ حصارِ نکاح میں اُن کو محفوظ کرو، نہ یہ کہ آزاد شہوت رانی کرنے لگو پھر جو ازدواجی زندگی کا لطف تم اُن سے اٹھاؤ، اُس کے بدلے میں اُن کے مہر بطور فرض کے ادا کرو۔

اسلامی معاشرے میں قابلِ قبول رویہ پاک دامنی کا ہے جہاں تک جدید مغربی معاشرے کا تعلق ہے تو ان کے نزدیک مرد اور عورت کے تعلق کے لیے نکاح ضروری نہیں جبکہ اسلام میں مرد اور عورت کا رشتہ بڑا اہم ہے چنانچہ محمد بن علی لؤلوی نقل کرتے ہیں:

"حضرت عبد اللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ عورت کو مرد سے پیدا کیا اس کی ضرورت مردوں میں رکھ دی گئی مرد کو زمین سے پیدا کیا گیا اس کی ضرورت زمین میں رکھ دی گئی پس عورتوں کا خیال رکھو۔".[4]

اسلام زندگی کے کسی مرحلہ میں انسان کو آزاد نہیں چھوڑتا کہ وہ جس طرح چاہے اور جس سے چاہے ازدواجی تعلق قائم کرلے چنانچہ قریبی رشتہ دار کے اوپر نکاح کیا جائے تو قطع رحمی پیدا ہوتی ہے چنانچہ امام ابو داؤد نقل کرتے ہیں:

---

[3]۔ سورۃ النساء 24:4

Al-Qur'an 4:24

[4]۔ وَلّوِي، محمد بن علی، ذخیرۃ العقبی فی شرح المجتبی، کتاب الجمعۃ، دار آل بروم للنشر والتوزیع، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ ط1، 1424ھ/2003م 233/16

Wallawī, Muḥammad ibn 'Alī ibn Ādam ibn Mūsá al-Athyūbī, *Dhakhīrat al-'uqbá fī sharḥ al-Mujtabá*, Saudi Arab: Darul Baroom Linnashre-wat Tozī', 1424 AH/2003AD. Edition 1, Vol 16, page, 233.

"عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى قَرَابَتِهَا مَخَافَةَ الْقَطِيعَةِ"۔[5] نبی رحمت نے منع فرمایا ہے کہ کسی عورت کا اس کے قریبی رشتہ دار کے اوپر نکاح کیا جائے تاکہ قطع رحمی نہ ہو۔

قریب کے رشتوں سے اگر نکاح کی اجازت دی جائے تو گھروں سے جھگڑے ختم نہیں ہونگے اور قطع رحمی پیدا ہوگی جس سے معاشرہ پر امن نہیں رہ سکے گا۔ مرد اور عورت کا باہمی تعلق جو ایک فطری و طبعی عمل ہے جب مرد وزن کے درمیان قربت قائم ہو جاے تو احترام اور رازداری کا تقاضا یہ ہے کہ مرد وعورت اپنے اصول و فروع کے لیے حرام قرار پائیں۔ شرعی قوانین سے عدم واقفیت، مسلم معاشرہ کی بے دینی، عریانی اور فحاشی کا بڑھتا ہوا رجحان اور اجتماعی رہن سہن سے رشتوں کا تقدس پامال ہو رہا ہے خاص طور پر جہاں ایک ہی کمرہ میں میاں بیوی اور بچے اکھٹے زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں حالانکہ نبی رحمت نے امت کی اصلاح کرتے ہوئے فرمایا:

"عمرو بن شعیب رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے والد مکرم سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی رحمت نے ارشاد فرمایا کہ جب تمہارے بچے سات برس کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب وہ دس برس کے ہو جائیں (تو نماز چھوڑنے پر) انہیں مارو۔ نیز ان کے بستر ے علیحدہ کر دو۔"۔[6]

اللہ نے جن رشتوں کو حرام قرار دیا ہے ان کا لحاظ بہت ضروری ہے وگرنہ معاشرہ تباہ ہو جائے گا اگر بیٹی سے ازدواجی تعلق قائم کرنا جائز ہو تا تو رشتوں کا تقدس ختم ہو جاتا، اگر بہو سے ازدواجی تعلق قائم کیا جاتا تو باپ اور

---

[5]۔ ابو داؤد، سلیمان بن اشعث بن اسحاق الازدی السجستانی، مراسیل ابی داؤد، کتاب الطھارۃ، رقم الحدیث 208، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، ط1، 1408ھ، ص182

Abū Dā'ūd, Sulaymān ibn al-Ash'ath ibn Isḥāq al-Azdī al-Sijistānī, *Mraseel-e- Abū Dā'ūd*, Kitab al-tahara, Ḥadīth 208, Beruite: *Moasisaht* Ar-Risala, Edition1, 1408AH, 182.

[6]۔ ابو داؤد، سلیمان بن اشعث بن اسحاق الازدی السجستانی، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، رقم الحدیث 495، دار الرسالۃ العالمیۃ، بیروت، ط1، 1430ھ/2009م، 1/367

Abū Dā'ūd, Sulaymān ibn al-Ash'ath ibn Isḥāq al-Azdī al-Sijistānī, *Sunan-e-Abū Dā'ūd, Kitab al-ṣalat*, Ḥadīth 495, Dar Ar-Risalat al-'almiyah, Edition1, 1430AH/2009AD, 367.

بیٹے کے درمیان دشمنی پیدا ہو جاتی عصر حاضر میں سسرالی رشتہ کی حرمت کے مسائل سے عدم واقفیت کی وجہ سے رشتوں کا تقدس پامال ہو رہا ہے۔

حرمت کی حکمت:

اسلام نے نسب اور سسرالی حرمت دونوں قسم کے رشتوں کے احترام کا حکم دیا ہے بیوی جب دیکھے گی کہ اس نے بیٹی (جو پہلے خاوند سے ہو) سے نکاح کر لیا ہے تو بیوی کا بیٹی سے جھگڑا شروع ہو جائے گا جو کبھی بھی ختم نہیں ہو گا، اسی طرح جب بیٹا طلاق دے گا اور پھر اسے ندامت کا احساس ہو تو جب وہ دیکھے گا کہ میری بیوی سے میرے باپ نے شادی کر لی ہے تو باپ اور بیٹے کے درمیان قطع تعلقی پیدا ہو جائے گی جس کی ممانعت آئی ہے چنانچہ رشتوں کی حرمت کی حکمت کو بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر وَہبہ زحیلی لکھتے ہیں:

"منع التنازع والتصارع الذي قد يحدث بين الأقارب من هذا النوع إما بفك ارتباط زوجة بزوجها أو بالتنازع على زوج".[7] تنازع اور جھگڑا سے روکنا ہے جو اس قسم کا تعلق قائم کرنے سے اقارب کے درمیان پیدا ہوتا ہے اپنے شوہر کے ساتھ بیوی سے یا شوہر پر جھگڑا کے ساتھ۔

مرد وعورت کے درمیان رشتہ ازدواج قائم ہونے کے بعد اگر اقارب کے درمیان ایسا تعلق قائم کرنے کی اجازت دی جائے جو نکاح کے بعد پیدا ہوتا ہے تو لڑائی جھگڑے جنم لیں گے جس کی وجہ سے معاشرے میں امن ممکن نہیں ہو گا۔

سپریم کورٹ:

"سپریم کورٹ کا کیس اس بات کا گواہ ہے جس کو الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا پر بھی اٹھایا گیا کہ ماں کو طلاق دے کر سوتیلی بیٹی سے بیاہ رچالیا سپریم کورٹ میں سماعت کے بعد ماں بیٹی کی آپس میں لڑائی ہو گئی تاہم پولیس نے مداخلت کرتے ہوئے بیچ بچاؤ کرایا"۔[8]

---

[7]۔ الزحیلی، وَھبَہ المصطفی، الفقہُ الاسلامیُّ وأدلتہ، دار الفکر، سوریۃ، دمشق، س ن، 9/123
Al-Zuhaili, Waḥbah Muṣtafa, *al-Fiqh al-Islami wa Adillataha*, Damascus: *Dar al-Fikr, Vol 9, 123.*

[8]۔ Daily Express, Lahore, Oct 06, 2018. 8.

کیا ایک باپ ایسا کر سکتا ہے؟ اگر ایسے واقعات ہمارے معاشرے میں شروع ہو گئے تو اس کے آنے والی نسل پر تباہ کن اثرات مرتب ہونگے اگر ایسے واقعات کا سد باب نہ کیا گیا تو رشتوں کا تقدس پامال ہو تا رہے گا جو کہ لمحہ فکریہ ہے، قریبی رشتوں کے تقدس کے بارے میں شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں:

"اگر لوگوں میں یہ دستور ہو تا کہ ماں کو بیٹی کے شوہر کے ساتھ اور باپ کو اپنے بیٹوں کی عورتوں کے ساتھ اور ازواج کی بیٹیوں کے ساتھ رغبت ہوتی (یعنی نکاح جائز رکھا جاتا) تو اس کا نتیجہ یہ بر آمد ہو تا کہ اس تعلق کو توڑنے کی کوشش ہوتی یا اس شخص کے قتل کے درپے ہوا جاتا جس کی طرف سے خواہش پائی جاتی ہے، اگر آپ قدماء یونان کے اس سلسلہ کے قصے سنیں یا اپنے زمانہ کی ان قوموں کے احوال کا مطالعہ کریں جن کے یہاں یہ مبارک سنت (سسرالی رشتوں کی حرمت) نہیں ہے تو آپ کو وہاں بھیانک ماحول اور گھٹا ٹوپ ظلم وجور کا مشاہدہ ہو گا پس اس رشتہ داری میں رفاقت لازمی ہے اور پردہ نہایت دشوار ہے اور ایک دوسرے پر حسد کرنا برا ہے اور جانبین سے ضرورتیں ٹکراتی ہیں پس سسرالی رشتہ کا مسئلہ ماؤں اور بیٹیوں جیسا ہے یا دو بہنوں جیسا ہے۔"[9]

اگر مردوں کا اپنے بیٹوں کی عورتوں یعنی بہو سے نکاح جائز ہو تا تو یہ نکاح تادیر قائم نہ رہ سکتا لڑائی جھگڑے جنم لیتے اگر ساس کا داماد سے نکاح جائز ہو تا یا سسر کا بہو سے تو یہ تعلق قائم نہ رہ سکتا جن لوگوں کے ہاں سسرالی رشتوں کی حرمت کا قانون نہیں تھا ان کے ہاں بھیانک ماحول تھا اور وہاں رشتوں کی کوئی حیثیت نہ تھی چنانچہ سسرالی رشتہ کی حرمت کے بارے امام بخاری نقل کرتے ہیں:

"حدثنا يحيى بن سعيد، عن سفيان، حدثني حبيب، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس، حرم من النسب سبع، ومن الصهر سبع"-[10]

---

[9]. دہلوی، شاہ ولی اللہ، حجۃ اللہ البالغۃ، دار الجیل، بیروت، لبنان ط1، 1426ھ/2005م، 2/203

Dehlawī, Shāh Walīullāh, *Hujjat Allah al-baligha, Beruite: Dar al-Jeel*, Edition 1, 1426AH/2005AD, Vol 2, 203.

[10]۔ بخاری، محمد بن اسمعیل ، صحیح بخاری، کتاب النکاح ، رقم الحدیث 5105، دار طوق النجاۃ ،بیروت ط1 ،1422ھ، 7/10

Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā'īl. *Saḥiḥ Al-Bukhari*, *Kitab al-nikāḥ. Ḥadīth 5105. Beruite: Dar o Tooq al-Nijaah, Edition 1, Vol 7, 1422AH, 10.*

یحییٰ بن سعید قطان نے ہم سے بیان کیا ہے انہوں نے سفیان ثوری سے، کہا مجھ سے بیان کیا حبیب بن ابی ثابت نے، انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، انہوں نے کہا خون کی رو سے تم پر سات رشتے حرام ہیں اور شادی کی وجہ سے یعنی سسرال کی طرف سے سات رشتے بھی۔

سسرالی رشتہ کے وجود کے بعد جو رشتے حرام ہو جاتے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1۔ باپ کی بیوی یعنی باپ دادا اوپر تک کی بیوی؛ یہ ماں کے مشابہ ہوتی ہیں۔

2۔ بیوی کی ماں یعنی یعنی ساس، بیوی کی نانی؛ یہ ماں کے مشابہ ہوتی ہیں۔

3۔ ربیبہ یعنی بیوی کی پہلے خاوند سے بچی جسے ربیبہ کہا جاتا ہے۔

4۔ بیٹے کی بیوی یعنی بیٹے، پوتے کی بیوی؛ یہ بیٹی کے مشابہ ہوتی ہیں۔

حرمت مصاہرت کی بنا پر جو رشتے حرام ہوتے ہیں وہ چار قسم کے ہیں ان کی حرمت قطعی الثبوت اور قطعی الدلالت ہے۔

سسرالی رشتہ کی وہ تین عورتیں جو ہمیشہ کے لئے حرام نہیں ہیں بلکہ ان کی حرمت جز وقتی ہے اور وہ یہ ہیں:

1۔ بیوی کی بہن (سالی)

2۔ بیوی کی پھوپھی۔

3۔ بیوی کی خالہ۔

جن عورتوں سے نکاح حرام ہے، ان کے حرام ہونے کی وجہ اخلاقی اور معاشرتی حقائق ہیں۔ جس ماں نے بچے کی پرورش کی وہ بیٹا ماں سے ازدواجی تعلق کیسے قائم کر سکتا ہے؟ اگر ماں اور بیٹے کے درمیان ابدی حرمت کی دیوار حائل نہ ہو تو معاشرہ تباہ و برباد ہو جائے گا، پھر اگر ساس اور داماد میں جنسی تعلق قائم ہو تا تو ماں اور بیٹی کے درمیان تلخی پیدا ہو جاتی، ربیبہ اور باپ کے درمیان رشتوں کے تقدس کا اعتبار نہ ہوتا تو باپ اور بیٹی کے رشتے کا مذاق اڑایا جاتا، سسر اور بہو کے درمیان ابدی حرمت کی دیواریں حائل نہ کی جاتیں تو قریبی رشتوں کا تقدس برباد ہو جاتا۔ جو رشتے ابدی حرام ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

سوتیلی ماں کی حرمت:

عرب میں ایسے لوگ تھے جنھوں نے قرابت داروں سے یعنی ماؤں سے نکاح کیا قبل از اسلام عرب معاشرے میں ایک بڑی خرابی یہ پائی جاتی تھی کہ جن عورتوں سے نکاح حلال نہیں لوگ اکثر ان سے نکاح کر لیتے تھے۔جب کوئی شخص فوت ہو جاتا تو اس کا بڑا بیٹا دیگر مالی وراثت کے ساتھ اپنی سوتیلی ماں پر بھی قابض ہو جاتا اور اس سے نکاح بھی کر لیتا لیکن نبی ﷺ نے اس رسم کو ختم کر دیا اور لوگوں کو رشتوں کے تقدس کا حکم دیا گیا چنانچہ باپ کی بیوی بیٹے پر حرام ہے اس پر دلیل قرآن مجید میں ہے:

"وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَاءَ سَبِيلًا"۔[11]

اور باپ دادا کی منکوحہ سے نکاح نہ کرو مگر جو ہو گزرا وہ بے شک بے حیائی اور غضب کا کام ہے اور بہت بری راہ باپ کی بیوی کی حرمت قطعی الثبوت اور قطعی الدلالت ہے، جس کا تذکرہ قرآن میں ہے اور حدیث میں ہے کہ جس شخص نے اپنی ماں سے نکاح کیا اسکی گردن اتارنے کا حکم دیا جس کے بارے میں امام ترمذی نقل کرتے ہیں:

"حضرت براء ابن عاذب کہتے ہیں کہ میں اپنے خالو ابو بردہ بن نیار میرے پاس سے گزرے اور انکے پاس جھنڈا تھا میں نے کہا کہاں جانے کا ارادہ ہے تو فرمایا کہ مجھے اللہ کے رسول نے بھیجا ہے اس شخص کی طرف جس نے باپ کے فوت ہو جانے کے بعد اسکی بیوی سے شادی کی ہے رسول اللہ نے حکم دیا ہے کہ میں اس کی گردن اڑادوں اور اس کا مال لے لوں".[12]

فقہاء کرام بھی متفق ہیں کہ باپ نے کسی عورت سے عقد کیا تو وہ نفس عقد سے ہی اس کے بیٹے پر حرام ہو جائے گی ازدواجی تعلق قائم کیا ہو یا نہ کیا ہو۔یہی مشاہدہ میں آیا ہے کہ جو شخص کسی عورت سے دوسرا نکاح کرتا ہے وہ اس کے پہلے خاوند سے بغض ہی رکھتا ہے۔باپ کی منکوحہ کے متعلق فقہی آراء حسب ذیل ہیں:

باپ کی منکوحہ کے متعلق احناف کا موقف:

---

[11]۔ سورۃ النساء22:4

Al-Qur'an 4:22

[12]۔ ترمذی، محمد بن عیسیٰ، جامع ترمذی، ابواب الاحکام، رقم الحدیث ،1362، دار الغرب الإسلامی ، بیروت، 1998ء،36/3

At-Tirmidhī, Abū ʿĪsā Muḥammad ibn ʿĪsā. *Jami' at-Tirmidhi*, Abwab *al-aḥkām. Ḥadīth 1362. Beruite: Dar al-Garb al-Islami. Vol 3. 1998. 36.*

احناف کے نزدیک نفس عقد سے ہی باپ کی منکوحہ حرام ہو جائے گی چنانچہ علامہ علاءالدین کاسانی حنفی کا مؤقف ہے کہ: "باپ کی منکوحہ نص قطعی سے حرام ہے اور وہ اللہ کا فرمان " اور باپ دادا کی منکوحہ سے نکاح نہ کرو " اور نکح سے مراد عقد ہے باپ نے دخول کیا ہو یا نہ کیا ہو۔"-[13]

جب باپ نے کسی عورت سے نکاح کیا اور باپ مر گیا دخول سے پہلے یا اس نے طلاق دے دی تو اس کے بیٹے کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ باپ کی منکوحہ سے نکاح کرلے۔

مالکیہ کا موقف:

علی بن احمد صعیدی لکھتے ہیں:

"ولا تنكحوا ما نكح آباؤكم من النساء "سواء دخل بها الأب أو لم يدخل فبالعقد تحرم على الابن "-[14] " اور باپ دادا کی منکوحہ سے نکاح نہ کرو" کے تحت باپ نے دخول کیا ہو یا نہ کیا ہو عقد کے ساتھ ہی بیٹے پر باپ کی منکوحہ حرام ہو جاتی ہے۔

شوافع کا موقف:

یحیٰ بن ابی الخیر یمنی لکھتے ہیں:

"فإن الرجل إذا تزوج امرأة.. حرمت على ابن الزوج، سواء دخل بها الزوج أم لم يدخل بها، لِقَوْلِهِ تَعَالَى: {وَلا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ} ، ولا فرق بين الأب حقيقة أو مجازاً." -[15]

---

[13] ۔ قرطبی، محمد بن احمد، تفسیر قرطبی، دار الکتب المصریۃ، القاہرۃ ط2،1384ھ/1964م،5/104-103

Al-Qurṭubi, Muhammad ibn Ahmad. *Tafsir al-Qurṭubi*. Qahirah: Dar-al-Kutab-al-Miṣriah. Edition 2, Vol 3. 1384AH/1998AD. 36.

[14] ۔ صعیدی، علی بن احمد، حاشیہ العدوی، دار الفکر، بیروت1414ھ/1994م،2/59

Ṣaeedi, Ali Bin Ahmad. *Ḥashiah al-ʻadavi*. Beruite: Dar al-Fikr. 1414AH/1994 AD, Vol 2, 59.

[15] ۔ یمنی، یحیٰ بن ابی الخیر، البیان فی مذھب الإمام الشافعی، دار المنہاج، جدۃ، ط1، 1421/2000م،9/241

Yamani, Yaḥya Ibn Abi Khayr. *Bayan fi Mazhab al-Imam Shafi'i*. Jeddah: Dar al-Minhāj. Edition 1, Vol 9. 1421AH/2000AD. 241.

جب کوئی مرد کسی عورت سے شادی کرتا ہے حرام ہو جاتی ہے شوہر کے بیٹے پر کوئی فرق نہیں باپ نے دخول کیا ہے یا نہیں کیا ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے آباء نے نکاح کیا کوئی فرق نہیں باپ حقیقی ہو یا مجازی ہو۔

حنابلہ کا موقف:

سوتیلی ماں سے نکاح حرام ہے چنانچہ ابن قدامہ لکھتے ہیں:

وتحرم على ابنه لقوله سبحانه:"ولا تنكحوا ما نكح آباؤكم"وهذه قد نكحها أبوه۔[16]

اور عورت حرام ہو جائے گی بیٹے پر اللہ کے فرمان کے مطابق ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے آباء نے نکاح کیا جب اس کے باپ کے ساتھ عورت نے نکاح کیا۔ نفس عقد سے ہی سوتیلی ماں بیٹے پر حرام ہو جائے گی دخول کیا ہو یا نہ کیا ہو، اس کی حکمت یہ ہے کہ اس سے باپ اور بیٹے میں دشمنی پیدا ہو جائے گی۔

ساس کی حرمت

ساس داماد کا رشتہ شریعت کی نظر میں نہایت پاکیزہ اور مقدس رشتہ ہے، ساس کا درجہ بھی ماں کے قریب ہوتا ہے، اسی لئے ان رشتوں کی پاکیزگی کا شرع اسلامی میں بڑا لحاظ رکھا گیا ہے، اس تقدس کی بنا پر ساس سے نکاح دائمی طور پر حرام ہے چنانچہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

---

[16] ۔ ابن قدامہ، عبد اللہ بن احمد، الکافی فی فقہ الامام احمد، دار الکتب العلمیۃ، ط7، 1/116
Ibn Qudāmah, Abdullah Bin Ahmad, *Al-Kāfi fi Fiqh al-Imam Ahmad*, Dar al-Kutab al Ilmiyah. Edition 7, Vol 1, 620AH. 116.

"وامهات نسائكم"۔[17] **تمہاری بیویوں کی مائیں تمہارے اوپر حرام کر دی گئی ہیں۔**

بیوی کی ماں جسے ساس کہا جاتا ہے احادیث سے بھی اس کا ثبوت بالکل واضح ہے چنانچہ عبد اللہ بن یوسف ذیلی نقل کرتے ہیں: "عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رجل يتزَوَّج امْرَأَة ثمَّ طَلقهَا قبل أَن يدْخل بهَا أَنه قَالَ لَا بَأْس أَن يتَزَوَّج ابْنَتهَا وَلَا يحل لَهُ أَن يتَزَوَّج أمهَا"۔[18]

نبی رحمت ﷺ نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے کسی عورت سے عقد نکاح کیا اور اس کو دخول سے قبل طلاق دے دی اس کے لیے کوئی حرج نہیں کہ وہ اس کی بیٹی سے عقد نکاح کرے لیکن اس کی ماں سے نکاح جائز نہیں ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ساس سے نکاح حرام اگر اس کی بیٹی سے نکاح کر لیا ہو۔

وامهات نسائكم میں اختلاف صحابہ:

ساس کی حرمت عقد سے ہو گی یا دخول سے اس بارے میں صحابہ کرام میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔ عمران بن حصین اور حضرت عبد اللہ ابن عباس کے نزدیک عقد سے ہی ساس حرام ہو جائے گی چنانچہ امام بیہقی حضرت عمران بن حصین کا قول ذکر کرتے ہیں:

"عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً، ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا أَوْ مَاتَ عَنْهَا، إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لَهُ أُمُّهَا "۔[19]

---

[17]۔ سورۃ النساء 23:4

Al-Qur’an 4:23

[18]۔ ذیلی، عبد اللہ بن یوسف، تخریج الأحادیث والآثار الواقعہ فی تفسیر الکشاف، دار ابن خزیمۃ، الریاض، ط1، 1414ھ، 1/299

Zayli, Abdullah Bin Yousaf, *Takhreej al Aḥadith wal Aathār al Waqia fi Tafsir Al-Kashshaaf*. Riyadh: Dar o Ibn e Khuzyma 1414AH.Edition 1 Vol 1. 299.

[19]۔ بیہقی، احمد بن حسین، السنن الکبریٰ، کتاب النکاح، رقم الحدیث 13911، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، س ن، 7/259

Al-Bayhaqi, Aḥmad ibn Ḥusayn. *As-Sunan al-Kubra*, *Kitab al-nikāḥ*, Ḥadīth 13911. Beruite: Dar al-Kutab al-Ilmiah Vol 7. 259.

حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں اس شخص کے متعلق جس نے کسی عورت سے شادی کی پھر دخول سے قبل طلاق دے دی یا وہ عورت مر گئی تو اب اس شخص کے لیے اس کی ماں حلال نہیں ہے۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس کا موقف "**وأمهات نسائكم** "کے متعلق جس کو امام بیہقی نے نقل کیا ہے:

حضرت عبد اللہ ابن عباس سے جب سوال کیا گیا"**وأمهات نسائكم** "کے متعلق تو انھوں نے جواب دیا کہ اللہ نے دخول کو بیان نہیں کیا اور فرمایا کہ یہ مبہم ہے کوئی وجہ نہیں ہے تحریم کے علاوہ۔"[20]

حضرت عبد اللہ ابن عباس کے جواب سے واضح ہو گیا کہ یہ آیت "**وامهات نسائكم**" مبہم ہے اس میں دخول کا ذکر نہیں ہے اسی لیے دخول ہو یا نہ ہو ساس سے نکاح جائز نہیں ہے۔

امام بیہقی حضرت زید بن ثابت کا قول نقل کرتے ہیں:

"سُئِلَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَفَارَقَهَا قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهَا هَلْ تَحِلُّ لَهُ أُمُّهَا؟ فَقَالَ لَهُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: " لَا الْأُمُّ مُبْهَمَةٌ لَيْسَ فِيهَا شَرْطٌ۔"[21]

حضرت زید بن ثابت سے پوچھا گیا اس شخص کے متعلق جس نے عورت پر پہنچنے سے قبل اس سے علیحدگی اختیار کر لی کیا اس کی ماں اس شخص کے لیے حلال ہے؟ تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں اس لیے کہ الام مبہم یعنی غیر واضح ہے اس میں کوئی شرط نہیں ہے۔

زید بن ثابت کے اس قول سے واضح ہو گیا اس آیت میں اللہ نے کسی شرط کا ذکر نہیں کیا دخول ہوا ہو یا نہ ہوا ہو، اس عورت کی ماں سے نکاح ناجائز ہو گا۔

صحابہ کے اختلاف کو علامہ علاء الدین کاسانی بیان کرتے ہیں:

---

[20]۔ بیہقی، احمد بن حسین، معرفۃ السنن والآثار، کتاب النکاح، جامعہ الدراسات الاسلامیہ، کراتشی، پاکستان، ط 1، 1412ھ/1991م، 97/10

Al-Bayhaqi, Aḥmad ibn Ḥusayn. *Marfat us Sunan wal Asaar*, *Kitab al-nikāḥ*, Ḥadīth 11412. Karachi: Jamia al-Dirasat al-Islamia. Edition 1, Vol 10. 97.

[21]۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، کتاب النکاح، رقم الحدیث 13907، 7/258

As-Sunan al-Kubra, Kitab al-nikāḥ, Ḥadīth 13907,Vol 7, 258.

اس مسئلہ کے بارے صحابہ کے درمیان اختلاف ہوا، حضرت عمر، علی المرتضی، ابن عباس، زید بن ثابت اور عمران بن حصین رضی اللہ عنھم سے وہی روایت ہے جو اکثر علماء کا قول بھی ہے ابن مسعود اور جابر سے روایت کو امام مالک اور دیگر حضرات نے اپنایا اور زید بن ثابت سے ایک روایت یہ ہے طلاق اور موت میں فرق ہے دخول سے پہلے طلاق ہونے کی صورت میں ساس سے نکاح جائز ہے لیکن موت کی صورت میں نکاح جائز نہیں موت کو دخول کی مثل قرار دیتے ہیں کیونکہ حق مہر میں موت بمنزلہ دخول کے ہے تو حق تحریم اس کا حکم بھی یہی ہے۔"۔[22]

حضرت عمر، علی المرتضی، ابن عباس، زید بن ثابت اور عمران بن حصین رضی اللہ عنھم سے وہی روایت ہے جو اکثر علماء کا قول بھی ہے ابن مسعود اور جابر سے روایت کو امام مالک اور دیگر حضرات نے اپنایا اور زید بن ثابت سے ایک روایت یہ ہے طلاق اور موت میں فرق ہے دخول سے پہلے طلاق ہونے کی صورت میں ساس سے نکاح جائز ہے لیکن موت کی صورت میں نکاح جائز نہیں موت کو دخول کی مثل قرار دیتے ہیں کیونکہ حق مہر میں موت بمنزلہ دخول کے ہے تو حق تحریم اس کا حکم بھی یہی ہے۔ حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عبد اللہ ابن عباس، حضرت عمران بن حصین اور ایک قول کے مطابق حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنھم کے نزدیک بیٹی کے ساتھ عقد نکاح سے ہی ساس حرام ہو جائے گی دخول شرط نہیں ہے۔ حضرت عبد اللہ ابن مسعود، حضرت جابر اور ایک قول کے مطابق حضرت زید بن ثابت ان کے نزدیک دخول شرط ہے یعنی اگر بیٹی سے دخول ہو گیا تو ساس سے نکاح حرام ہے۔

حضرت عبد اللہ ابن مسعود کا رجوع:

امام بیہقی نقل کرتے ہیں:

"أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ مَسْعُودٍ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا أَيَتَزَوَّجُ أُمَّهَا؟ قَالَ: " نَعَمْ، " فَتَزَوَّجَهَا، فَوَلَدَتْ لَهُ، فَقَدِمَ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: فَرِّقْ بَيْنَهُمَا قَالَ: إِنَّهَا قَدْ وَلَدَتْ قَالَ: وَإِنْ وَلَدَتْ عَشْرًا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا"۔[23]

---

[22] ۔ کاسانی، علاء الدین، بدائع الصنائع، دار الکتب العلمیۃ، ط2، 1406ھ /1986م، 2/258

Kasni, Alaud-Dīn. Bada'i as Sanai, *Dar al-Kutab al-Ilmiyah*. Edition 2, Vol 2, 1406AH/1986AD, 258.

[23] ۔ السنن الکبریٰ، کتاب النکاح، رقم الحدیث 13907، 7/257

As-Sunan al-Kubra, *Kitab al-nikāḥ*, Ḥadīth 13907,Vol 7, 257.

ایک شخص نے عبد اللہ ابن مسعود سے پوچھا اس شخص کے متعلق کہ جس نے اپنی بیوی کو دخول سے قبل طلاق دی کہ وہ اس کی ماں سے شادی کر سکتا ہے تو آپ نے فرمایا کر سکتا ہے اس نے اس عورت کی ماں سے شادی کر لی اور اس سے اولاد بھی ہوئی پھر عبد اللہ ابن مسعود کی ملاقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی ان پر مسئلہ پیش کیا تو حضرت عمر نے فرمایا ان کے درمیان تفریق کر دو تو عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسکی اولاد ہو گئی ہے تو حضرت عمر نے فرمایا اگر چہ دس بچے ہو گئے ہوں پس ان کے درمیان تفریق ڈال دی گئی۔

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا رجوع ثابت ہے انھوں نے پہلے فتویٰ دیا تھا کہ اگر کسی شخص نے عورت سے نکاح کیا اور ازدواجی تعلق قائم کرنے سے پہلے مر گئی تو اس عورت کی ماں سے شادی کرنا جائز ہے پھر حضرت عمر فاروق نے راہنمائی فرمائی تو انھوں نے رجوع کر لیا اور جن کے بارے میں فتویٰ ارشاد فرمایا تھا ان کے درمیان تفریق پیدا کر دی گئی جمہور کا موقف یہی ہے کہ ساس نفس عقد سے ہی حرام ہو جائے گی دخول کی شرط کائی اعتبار نہیں ہے البتہ بعض لوگوں کا موقف ہے جب عورت سے دخول ہو گا تو پھر ساس حرام ہو گی۔ ساس کی حرمت کے متعلق فقہی آراء حسب ذیل ہیں:

ساس کی حرمت کے بارے احناف کا موقف:

احناف کے نزدیک نفس عقد کے ساتھ ہی اس عورت کی ماں سے نکاح حرام ہو جاتا ہے چنانچہ شمس الائمہ سرخسی لکھتے ہیں:

"أُمُّ الْمَرْأَةِ فَإِنَّ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً حُرِّمَتْ عَلَيْهِ أُمُّهَا ثَبَتَ بِقَوْلِهِ تَعَالَى وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ ، وَهَذِهِ الْحُرْمَةُ تَثْبُتُ بِنَفْسِ الْعَقْدِ عِنْدَنَا"-[24]عورت کی ماں سے نکاح حرام ہے جب اس کی بیٹی سے شادی کر لی ہو اللہ تعالیٰ کے قول" **وامهات نسائكم**" سے ثابت ہے اور یہ حرمت نفس عقد کے ساتھ ہی ہو جاتی ہے۔

احناف کا مؤقف

---

[24] سرخسی، محمد بن احمد، المبسوط، دار المعرفۃ، بیروت، 1414ھ/1993م، 4/199

Al-Sarakhsi, Muhammad Bin Ahmad, *Al Mabsut*, Vol 4. Beruite: Dār al-Marifa, 1414AH/1993AD. 199.

احناف کے موقف کے مطابق نفس عقد سے ہی حرمت واقع ہو جاتی ہے تو اس صورت میں اس عورت کی ماں سے نکاح ناجائز ہو گا۔جب کوئی انسان کسی عورت کے ساتھ رشتہ ازدواج سے منسلک ہوتا ہے تو جس عورت سے وہ شادی کرتا ہے اس کی ماں اب اس شخص پر حرام ہو گئی ہے۔

مالکیہ کا موقف: مالکیہ کے دو اقوال ہیں:

قول اول: مالکیہ کا مفتیٰ بہ قول یہی ہے کہ نفس عقد کے ساتھ ہی عورت کی ماں اس شخص پر حرام ہو جائے گی دخول کی کوئی قید نہیں ہے، چنانچہ محمد بن احمد قرطبی مالکی لکھتے ہیں:

"وَأَمَّا الْأُمُّ فَذَهَبَ الْجُمْهُورُ مِنْ كَافَّةِ فُقَهَاءِ الْأَمْصَارِ إِلَى أَنَّهَا تَحْرُمُ بِالْعَقْدِ عَلَى الْبِنْتِ دَخَلَ بِهَا أَوْ لَمْ يَدْخُلْ. وَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْأُمَّ لَا تَحْرُمُ إِلَّا بِالدُّخُولِ عَلَى الْبِنْتِ"۔[25] اور ماں یعنی ساس کے بارے میں جمہور کا موقف یہ ہے کہ بیٹی کے ساتھ عقد سے ہی حرام ہو جاتی ہے دخول ہو یا نہ ہو اور کچھ لوگ اس بات کی طرف گئے ہیں ماں اس وقت حرام ہو گی جب بیٹی سے دخول ہوا ہو۔

قول دوم:

مالکیہ کے نزدیک اگر رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے کے بعد اگر دخول نہ ہوا تو ایک قول کے مطابق اس عورت کی ماں سے عقد درست ہے لیکن اس قول پر فتویٰ نہیں ہے چنانچہ علاء الدین کاسانی ذکر کرتے ہیں:

" امام مالک، داوود اصفہانی، محمد بن شجاع اور بشر مریسی کہتے ہیں نفس عقد سے نکاح حرام نہیں ہوتا جب تک منکوحہ سے دخول نہ کرے چنانچہ اگر کسی عورت سے نکاح کیا اور دخول سے پہلے اسے طلاق دے دی یا وہ مر گئی اکثر علماء کے نزدیک اسکی ماں سے نکاح کرنا جائز نہیں امام مالک وغیرہ کے نزدیک جائز ہے کیونکہ حرام ہونے کی وجہ وطی تھی جو نہیں کی ہے۔"۔[26]

شوافع کا موقف:

---

[25]۔ قرطبی، محمد بن احمد، بدایۃ المجتهد ونهایۃ المقتصد، دار الحدیث، القاهرة 1425ھ/2004م، 58/3

Qurtubi, Muhammad Bin Ahmad. Bidāyat al-Mujtahid Wa Nihayat Al-Muqtaṣid, Vol 3. Qahira: Dār al- Ḥadīth. 1425AH/2004AD. 58.

[26]۔ بدائع الصنائع، 258/2

Bada'i as Sanai,Vol 2, 258.

شوافع کے نزدیک نفس عقد سے ہی ساس حرام ہو جاتی ہے چنانچہ ساس کی حرمت کے بارے میں محمد بن ادریس شافعی لکھتے ہیں:

"لَوْ تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فَمَاتَتْ أَوْ طَلَّقَهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلَا أَرَى لَهُ أَنْ يَنْكِحَ أُمَّهَا لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ "وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ" وَلَمْ يَشْتَرِطْ فِيهِنَّ"-[27] اگر کسی مرد نے عورت سے شادی کی وہ فوت ہوگئی یا اس کو طلاق ہوگئی اور دخول نہیں ہوا میں نہیں دیکھتا کہ وہ اس کی ماں سے نکاح کرے اللہ کے قول "وَ أُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ" کے تحت اس میں کوئی شرط نہیں ہے۔

شوافع کا موقف بھی واضح ہے کہ جب کسی شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا وہ مر گئی یا اس کو طلاق ہوگئی اور دخول نہیں ہوا تو پھر بھی اس شخص کا اس عورت کی ماں سے نکاح ناجائز ہے اور کسی شرط کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

حنابلہ کا موقف:

حنابلہ کے نزدیک بھی عقد کے ساتھ ہی ساس سے نکاح حرام ہو جاتا ہے چنانچہ امام زرکشی حنبلی لکھتے ہیں:

"وإذا عقد على المرأة وإن لم يدخل بها فقد حرمت على أبيه وابنه، وحرمت عليه أمها".[28]

اور جب کسی عورت کے ساتھ عقد ہوا اگرچہ دخول نہ ہوا ہو تو وہ عورت اس کے باپ اور بیٹے پر حرام ہو جائے گی اور اس عورت کی ماں اس شخص پر حرام ہو جائے گی۔ حنابلہ کے نزدیک بھی عقد کے ساتھ ہی حرمت واقع ہو جائے گی دخول ہو یا نہ ہو۔

ساس بیوی سے وطی کرنے کی صورت میں حرام ہوتی ہے یا محض عقد کرنے سے حرام ہوتی ہے ائمہ اربعہ اس پر متفق ہیں کہ نفس عقد سے ہی بیوی کی ماں حرام ہو جاتی ہے البتہ فقہاء مالکیہ کا ایک دوسرا قول بھی موجود ہے کہ اگر عورت کے ساتھ دخول نہ ہوا ہو تو اس عورت کی ماں سے نکاح جائز ہے۔

ربیبہ سے نکاح:

---

[27]۔ الشافعی، محمد بن ادریس، کتاب الام، دار المعرفۃ، بیروت، 1410ھ/1990م، 5/160

Al-Shāfiʿī, Muhammad ibn Idrīs. *Kitāb al-Umm, Vol 5. Beruite: Dar al-Marifa 1410AH/1990AD, 160.*

[28]۔ مصری، محمد بن عبد اللہ، شرح الزرکشی، دار العبیکان، ط1، 1413ھ/1993م، 5/160

Miṣri, Muḥammad Bin Abdullah. *Sharḥ al-Zarkashi*. Edition 1, Vol 5 Dar al-abeekān, Edition1. 160.

فقہاء کا اتفاق ہے کہ آدمی جب کسی عورت کے ساتھ صحبت کرلیتا ہے تو اس کی بیٹی، پوتی، نواسی اور اس کی ساری رضاعی یا نسبی نسل کی لڑکیاں اس آدمی پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتی ہیں اگرچہ اس بیوی کو طلاق بھی دے دی ہو کیونکہ صحبت حرمت کا سبب بنی ہے تو منکوحہ کی لڑکی (ربیبہ) بھی اس پر حرام ہو جاتی ہے عصر حاضر میں سوتیلی بیٹی کے ساتھ جنسی واقعات ہو رہے ہیں جو کہ لمحہ فکریہ ہیں۔

ربیبہ سے مراد سوتیلی بیٹی ہے جو کسی اور شوہر سے ہو جب کوئی شخص بیوی سے صحبت کرلیتا ہے تو سوتیلی بیٹی بھی محرم بن جاتی ہے۔

ربیبہ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"وَرَبَائِبُكُمُ اللاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ"-[29]تمہاری مدخولہ بیویوں کی بیٹیاں جو کہ تمہارے زیر پرورش رہتیں ہیں اور اگر تمہاری ان بیویوں سے صحبت نہیں ہوئی تو ان بیٹیوں سے نکاح کرنے میں تم پر کوئی حرج نہیں۔

ربیبۃ:(یعنی بیوی کے پہلے خاوند سے بچی) ربیبہ اس وقت حرام ہو گی جب مرد نے اس کی والدہ سے دخول کرلیا ہو، لیکن اگر اس کی ماں سے صرف ابھی عقد نکاح ہی ہوا اور دخول نہیں ہوا تھا تو بیٹی یعنی ربیبہ حرام نہیں ہو گی۔

ربیبہ کے بارے میں امام مسلم حضور کے فرمان کو نقل کرتے ہیں:

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ سے عرض کیا کہ آپ میری بہن عزہ سے نکاح کر لیجئیے تو رسول اللہ نے فرمایا" :کیا تم اس کو پسند کرتی ہو"؟ انہوں نے کہا ہاں میں آپ کے پاس اکیلی نہیں ہوں خیر میں میرے ساتھ شریک ہونے کی سب سے زیادہ حقدار میری بہن ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :یہ میرے لیے حلال نہیں ہے "انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم میں باتیں ہو رہی تھیں کہ آپ درہ بنت ابی سلمہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :ام سلمہ کی بیٹی سے"؟ انہوں نے کہا: ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :اگر وہ میری ربیبہ نہ بھی ہوتی تب بھی میرے لیے اس سے نکاح

---

[29]۔ سورۃ النساء 23:4

Al-Qur'an 4:23

درست نہ ہوتا، اس لیے کہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے، مجھ کو اور اس کے والد کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا، لہٰذا تم اپنی بہنوں اور بیٹیوں کو مجھ پر نکاح کے لیے پیش نہ کیا کرو۔"[30]

حضور کے اس فرمان سے معلوم ہوا کہ ام سلمہ کی بیٹی سے نکاح جائز نہیں کیونکہ وہ مجھ پر حرام ہے اس لیے کہ وہ میری پرورش میں ہے۔

ربیبۃ:(یعنی بیوی کے پہلے خاوند سے بچی) ربیبہ اس وقت حرام ہو گی جب مرد نے اس کی والدہ سے دخول کر لیا ہو البتہ پرورش کی قید کے متعلق اختلاف ہے۔

ربیبہ کے متعلق حضرت علی کا موقف:

ربیبہ کے متعلق حضرت علی فرماتے ہیں اگر پرورش میں ہو تو حرام ہو گی چنانچہ امام ابو بکر عبد الرزاق صنعانی نقل کرتے ہیں:

حضرت مالک بن اوس بن حدثان کہتے ہیں کہ میرے عقد میں ایک عورت تھی وہ فوت ہو گئی اس کے بطن سے میرا ایک بچہ تھا میں اس کی وفات پر سخت غمگین ہوا حضرت علی مجھے ملے فرمایا تجھے کیا ہوا میں نے کہا میری زوجہ فوت ہو گئی تو حضرت علی نے فرمایا کیا اس کی کوئی بیٹی تھی میں نے عرض کی ہاں طائف میں ہے پوچھا کیا اس نے تیری گود میں پرورش پائی میں نے کہا نہیں فرمایا اس سے نکاح کر لے میں نے عرض کیا پھر اس آیت کا مطلب کیا ہو گا "وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ "فرمایا وہ بچی تیری گود میں نہ تھی یہ حکم اس وقت ہوتا جب وہ تیری گود میں ہوتی۔"[31]

حضرت علی کے قول کے مطابق اگر ربیبہ پرورش میں نہ ہو تو پھر اس سے نکاح کرنا جائز ہے۔

---

[30]۔ مسلم بن الحجاج، ابو الحسن القشیری، صحیح مسلم، کتاب الرضاع، رقم الحدیث 1449، دار إحیاء التراث، العربي، بیروت، لبنان، س ن، 1072/2

Muslim ibn al-Ḥajjāj, Abū al-Ḥasan al-Qushayrī. *Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb al-Rada'* Ḥadīth *1449, Vol 2.* Beruite: *Ahā*-e-Tarāth-al-Islāmi. 1072.

[31]۔ صنعانی، أبو بکر عبد الرزاق، المصنف، کتاب النکاح، رقم الحدیث، 1083 المجلس العلمي، الهند، ط2، 1403ھ، 278/6

Al-Sanʿānī, ʿAbd al-Razzāq. *Muṣannaf. Kitāb al-Nikaḥ. Ḥadīth 1083, Edition 2, Vol 6. India: Al-Majlis al Ilmi. 1403AH. 278.*

ابن کثیر اس قول کی سند کے متعلق لکھتے ہیں:

"هذا إسناد قوي ثابت إلى علي بن أبي طالب على شرط مسلم، وهو قول غريب جدا"۔[32]

یہ سند قوی ہے حضرت علی سے ثابت ہے صحیح مسلم کی شرط پر، لیکن یہ قول بالکل غریب ہے۔

امام بخاری نقل کرتے ہیں:

"لو أنها لم تكن ربيبتي في حجري ما حلت لي"۔[33] اگر وہ میری ربیبہ نہ ہوتی جس نے میری گود میں پرورش پائی تو پھر بھی وہ میرے لیے حلال نہیں تھی۔

اس فرمان سے واضح ہوتا ہے کہ زیر پرورش ہونا شرط ہے اگر زیر پرورش نہیں ہے تو اس سے نکاح جائز ہے۔

متقدمین اور ظواہر کا موقف:

متقدمین اور اہل ظواہر کے نزدیک اگر بیٹی گود میں نہیں تو نکاح جائز ہے چنانچہ امام قرطبی لکھتے ہیں:

"بعض متقدمین اور ظواہر جدا ہو گئے اور انھوں نے کہا ربیبہ تب حرام ہو گی جب وہ اس کی ماں سے عقد والے کی پرورش میں ہو، اگر ربیبہ دوسرے شہر میں تھی اور اس نے اس کی ماں سے دخول کے بعد علیحدگی اختیار کر لی تو اب وہ اس کی بیٹی سے نکاح جائز ہے۔"۔[34]

متقدمین اور اہل ظواہر کہتے ہیں ربیبہ اس وقت حرام ہو گی جب وہ اپنی ماں کے دوسرے شوہر کی پرورش میں ہو اگر وہ پرورش میں نہیں بلکہ دوسرے شہر میں ہے تو اب یہ شخص اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے۔

ربیبہ کی حرمت کے دلائل

32۔ ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، تفسیر القرآن العظیم، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ط1، 1419ھ، 2/220

Ibn Kathīr, Abu al-Fiḍā ‘Imād Ad-Din Ismā‘īl. *Tafsīr al-Qurʾān al-ʿAẓīm*. Edition 1, Vol 2. Beruite: Dar al-Kutub al-Ilmiyah. 1419AH. 220.

33۔ بخاری، کتاب النکاح، رقم الحدیث 5101، 7/11

Ṣaḥīḥ Al-Bukhārī, *Kitab al-nikāḥ*, Ḥadīth 5101, Vol 7. 11.

34۔ تفسیر قرطبی، 5/112

Tafsir al-Qurṭubi, Vol 5. 112.

"يأيها النبي إنا أحللنا لك أزواجك اللاتي آتيت أجورهن"-[35]

اے نبی: ہم نے آپ کے لیے آپ کی ان ازواج کو حلال کر دیا جن کا مہر آپ ادا کر چکے۔

اللہ نے مرد پر اس کی بیویوں کو صرف عقد نکاح سے حلال کیا نہ کہ ان کے مہر ادا کرنے کی وجہ سے کیونکہ اگر کوئی مرد عقد نکاح کے بعد بیوی کو طلاق دے دے اور اس نے مہر ادا نہ کیا ہو تب بھی اس مرد کی اپنی بیوی پہ طلا ق واقع ہو جائے گی جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

"لا جناح عليكم إن طلقتم النساء ما لم تمسوهن أو تفرضوا لهن فريضة"-[36]

تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ اگر تم اپنی عورتوں کو اس وقت طلاق دے دو جب تم نے ان کو ہاتھ نہ لگایا ہو یا تم نے ان کا مہر مقرر نہ کیا ہو۔

اس سے واضح ہے کہ بیویوں سے نکاح صحیح ہے خواہ ان کا مہر ادا نہ کیا ہو مہر ادا کرنے کی قید بطور عادت غالبہ کے ہے کیونکہ عموماً لوگ اپنی بیویوں کا مہر ادا کرتے تھے اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر مہر نہ دیا ہو تو نکاح صحیح نہ ہو گا ،اسی طرح ربیبہ کے ساتھ زیر پرورش کی قید بطور غالب عادت کے ہے کیونکہ عام طور پر ربیبہ مرد کے زیر پرورش ہوتی ہے۔ ربیبہ اپنی ماں کے خاوند پر تب حرام ہو گی جب اس نے ربیبہ کی ماں سے دخول کر لیا ہو امام قرطبی لکھتے ہیں:

"واتفق الفقهاء على أن الربيبة تحرم على زوج أمها إذا دخل بالأم، وإن لم تكن الربيبة في حجره"-[37]

فقہاء کرام کا اس بات پر متفق ہیں کہ ربیبہ اپنی ماں کے خاوند پر تب حرام ہو گی جب اس نے ربیبہ کی ماں سے دخول کر لیا ہو اگرچہ ربیبہ اس کی پرورش میں نہ ہو۔

ربیبہ کے متعلق جو حضرت علی کا موقف ہے اس کے متعلق علامہ غلام رسول سعیدی نعم الباری میں امام منذر اور طحاوی کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

---

[35]۔ سورۃ الاحزاب 50:33

Al-Qur’an 33:50

[36]۔ سورۃ البقرہ 236:2

Al-Qur’an 6:23

[37]۔ تفسیر قرطبی، 112/5

Tafsir al-Qurṭubi , *Vol 5. p112*

یہ روایت حضرت علی سے ثابت نہیں ہے کیونکہ اس کو ابراہیم از عبید از مالک بن اوس از حضرت علی روایت کرتے ہیں اور یہ ابراہیم غیر معروف ہے۔[38] اہل علم کے نزدیک یہ روایت حضرت علی سے ثابت نہیں ہے۔

ایک عورت سے ازدواجی تعلق قائم کرنے کے بعد اس کی بیٹی سے شادی کی ممانعت ہے چنانچہ ابن حزم اندلسی نقل فرماتے ہیں:

"عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الَّذِي يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَغْمِزُهَا لَا يَزِيدُ عَلَى ذَلِكَ أَنْ لَا يَتَزَوَّجَ ابْنَتَهَا"۔[39]

ابن جریج سے مروی ہے بیشک حضور نے فرمایا جو شخص کسی عورت سے شادی کرے پھر وہ اس کی بیٹی سے شادی نہ کرے۔ ربیبہ عقد کے ساتھ ہی حرام ہو جائے گی جب دخول ہو گا، اگر دخول نہیں ہوا تو بیوی کی بیٹی یعنی ربیبہ سے نکاح جائز ہو گا ربیبہ کی حرمت کے متعلق فقہی آراء حسب ذیل ہیں:

احناف کا موقف:

ربیبہ حرام ہو جاتی ہے زوجہ سے قربت کی وجہ سے چنانچہ علامہ علاءالدین کاسانی لکھتے ہیں:

"زوجہ کی بیٹی سے نکاح کی حرمت تو نص صریح سے ثابت ہے بشرطیکہ زوجہ سے قربت ہو چکی ہو، اگر زوجہ سے قربت نہیں ہوئی تو پھر بیٹی سے نکاح حرام نہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے "تمہاری مدخولہ بیویوں کی بیٹیاں جو کہ تمہارے زیر پرورش رہتیں ہیں اور اگر تمہاری ان بیویوں سے صحبت نہیں ہوئی تو ان بیٹیوں سے نکاح کرنے میں تم پر کوئی حرج نہیں، برابر ہے کہ اس کی زوجہ کی بیٹی اسکی پرورش میں ہو یا نہ ہو عامۃ العلماء کا یہی مذہب ہے۔".[40]

---

[38] ۔ سعیدی، غلام رسول سعیدی، نعم الباری، شرح بخاری، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، پاکستان، س ن، 9/499

Saeedi, Ghulam Rasool, *Nemat ul-Bārī* fī *Sharḥ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Vol 9. Pakistan: Zia-ul-Qur’an Publications, Vol 9, 499.

[39] ۔ اندلسی، ابن حزم، المحلی بالآثار، کتاب النکاح، دار الفکر، بیروت، لبنان، س ن، 9/145

Ibn Ḥazm, Abū Muḥammad ʿAlī ibn Aḥmad ibn Saʿīd al-Andalusī. *Kitab al-Muhallā bi'l Athār*, Vol 9. Beruite: Dar al-Fikr. 145.

[40] ۔ بدائع الصنائع، 2/259

Bada'i as Sanai,Vol 2, 259.

عامۃ العلماء کے نزدیک پرورش میں ہو یا نہ ہو، اگر ربیبہ کی ماں سے دخول ہوا ہے تو ربیبہ حرام ہے اگر دخول نہیں ہوا تو ربیبہ حرام نہیں ہے بلکہ اس سے نکاح جائز ہو گا۔

علامہ کاسانی احناف کی دلیل ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وَلَنَا أَنَّ التَّنْصِيصَ عَلَى حُكْمِ الْمَوْصُوفِ لَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الْحُكْمَ فِي غَيْرِ الْمَوْصُوفِ بِخِلَافِهِ، إِذْ التَّنْصِيصُ لَا يَدُلُّ عَلَى التَّخْصِيصِ فَتَثْبُتُ حُرْمَةُ بِنْتِ زَوْجَةِ الرَّجُلِ الَّتِي دَخَلَ بِأُمِّهَا وَهِيَ فِي حِجْرِهِ بِهَذِهِ الْآيَةِ، وَإِذَا لَمْ تَكُنْ فِي حِجْرِهِ تَثْبُتُ حُرْمَتُهَا بِدَلِيلٍ آخَرَ وَهُوَ كَوْنُ نِكَاحِهَا مُفْضِيًا إِلَى قَطِيعَةِ الرَّحِمِ سَوَاءٌ كَانَتْ فِي حِجْرِهِ أَوْ لَمْ تَكُنْ عَلَى مَا بَيَّنَّا فِيمَا تَقَدَّمَ إِلَّا أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى ذَكَرَ الْحِجْرَ بِنَاءً عَلَى أَنَّ عُرْفَ النَّاسِ وَعَادَتَهُمْ أَنَّ الرَّبِيبَةَ تَكُونُ فِي حِجْرِ زَوْجِ أُمِّهَا عَادَةً فَأَخْرَجَ الْكَلَامَ مَخْرَجَ الْعَادَةِ كَمَا فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَلا تَقْتُلُوا أَوْلادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلاقٍ۔[41] وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: فَإِنْ خِفْتُمْ أَلا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً۔[42] وَنَحْوِ ذَلِكَ"[43]

ہماری دلیل یہ ہے کہ کسی موصوف کے حکم کی تنصیص اس بات کی دلیل نہیں ہوتی کہ غیر موصوف کا حکم اس کے خلاف ہے کیونکہ تنصیص، تخصیص پر دلالت نہیں کرتی لہذا زوجہ مدخولہ کی زیر تربیت کی بیٹی کی حرمت تو اس بات سے ثابت ہوئی اور جو زیر تربیت نہ ہو اس کی حرمت اور دلیل سے ثابت ہے وہ یہ ہے کہ زوجہ کی بیٹی سے نکاح قطع رحمی کا سبب ہو گا خواہ وہ زیر تربیت نہ بھی ہو باقی اس آیت میں اللہ نے اس صفت کا ذکر اس بناء پر کیا کہ لوگوں میں معروف طریقہ یہی ہے کہ زوجہ کی بیٹی شوہر کے زیر تربیت ہوتی ہے، سو یہ کلام بربنائے عرف وعادت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو بھوک کے ڈر سے" اور اللہ کا فرمان ہے "پس اگر تمہیں خوف ہو کہ تم عدل نہ کر سکو گے پس ایک ہی کافی ہے"۔

ان آیات میں قید ذکر کرنے کا منشاء عرف وعادت کے طور پر ہے کیونکہ جو ربیبہ ہوتی ہے عام طور پر خاوند اس کو ساتھ رکھ لیتا ہے اور وہ اسی کی پرورش میں ہوتی ہے اگر پرورش میں نہ بھی ہو تو اس سے نکاح جائز نہیں ہے۔

41۔ سورۃ الاسراء 31:17

Al-Qur’an 17:31

42۔ سورۃ النساء 3:4

Al-Qur’an 4:3

43۔ بدائع الصنائع، 259/2

Bada'i as Sanai,Vol 2, 259.

مالکیہ کا موقف:

مالکیہ کے نزدیک بھی ربیبہ سے نکاح جائز نہ ہو گا ربیبہ پرورش میں ہو یا نہ ہو۔ عبد العزیز بن ابراہیم تمیمی مالکی لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کے فرمان "في حجوركم" کے تحت اور جمہور کہتے ہیں یہ اضافی قید ہے اس کا کوئی مفہوم نہیں ہے۔".[44] اس پر دلیل حدیث پاک ہے جس کو امام ترمذی نقل کرتے ہیں:

عمرو بن شعیب اپنے باپ، وہ دادا سے بیان فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی عورت سے نکاح کیا پس اس کے ساتھ دخول کر لیا اب اس کی بیٹی کے ساتھ نکاح حلال نہیں ہے اور اگر دخول نہیں کیا تو اس کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے اور اگر کسی نے عورت سے نکاح کیا دخول ہوا یا نہیں ہوا اس کی ماں سے نکاح حلال نہیں ہے۔".[45]

اس سے بھی واضح ہو گیا کہ عورت سے نکاح کیا اور دخول ہو گیا تو اب اسکی بیٹی سے نکاح جائز نہیں ہے۔

شوافع کا موقف:

شوافع کے نزدیک بھی ربیبہ تب حرام ہو گی جب ماں سے دخول ہو گا چنانچہ یحییٰ بن شرف نووی لکھتے ہیں:

ربیبہ وہ بیوی کی بیٹی ہے جب کسی عورت سے نکاح کیا اس پر اس کی بیٹی حرام ہو گئی حقیقی طور پر اور مجازی طور پر نسب رضاعت اور جماع سے اگر دخول کر لیا اس کی ماں کے ساتھ تو اس پر بیٹی ابدی طور پر حرام ہو گی اور اگر بیوی مر گئی یا اس کو طلاق دے دی دخول سے قبل تو اب اس کی بیٹی سے شادی کرنا جائز ہے، ربیبہ اس کی پرورش میں ہو یا نہ ہو یہی اہل علم کا موقف ہے۔"۔[46]

44۔ تمیمی، عبد العزیز بن ابراہیم، روضۃ المستبین، دار ابن حزم ط1، 2010ء/1431ھ، 1/780

Tamīmī, ‘Abd al-‘Azīz ibn Ibrāhīm. *Rawḍat al-mustabīn fī sharḥ kitāb al-Talqīn*, Edition 1, Vol 1, Beruite: *Dar Ibn Hazm Publications. 1431AH/2010AD. 780.*

45، جامع ترمذی، ابواب النکاح، رقم الحدیث 1117، 2/416

Jamiʿ at-Tirmidhi, Abwāb *al-aḥkām*, Ḥadīth 1117, Vol 2, 416.

46۔ نووی، یحییٰ بن شرف، المجموع شرح المهذب، دار الفکر، بیروت، س ن۔، 16/216

al-Nawawī, Abū Zakariyyā Yaḥyā ibn Sharaf. Almajmue Sharah Al-madhib, Vol 16. Beruite: Dār al-Fakr. 216.

شوافع کے نزدیک بھی اگر ماں کے ساتھ دخول ہو گا تو ربیبہ سے نکاح حرام ہو گا یہی اہل علم کثیر علماء کا موقف ہے۔

حنابلہ کا موقف:

اگر کسی شخص نے شادی کی اور دخول سے قبل طلاق دے دی یا وہ فوت ہو گئی تو اس کے بارے میں ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں: اگر کسی شخص نے شادی کی اور دخول سے قبل طلاق دے دی یا وہ فوت ہو گئی تو اس کی بیٹی سے شادی جائز ہے۔[47]

حنابلہ کے نزدیک ربیبہ سے نکاح اس وقت جائز ہو گا جب دخول نہ ہوا ہو، اگر دخول ہو گیا تو ربیبہ سے نکاح جائز نہ ہو گا ائمہ اربعہ کے نزدیک سوتیلی بیٹی سے نکاح درست نہیں ہے جب کہ اس کی ماں سے ازدواجی تعلق قائم ہو گیا ہو کیونکہ ربیبہ کے ساتھ بھی بیٹی جیسا ہی مقدس رشتہ ہوتا ہے عصر حاضر میں ربیبہ تو دور کی بات ہے سگی بیٹی کے ساتھ جنسی زیادتی کے واقعات پیش آرہے ہیں۔

جسٹس سعید الزمان صدیقی کا بیان:

"جسٹس سعید الزمان صدیقی کے ایک بیان پر کافی لے دے ہوئی، اور مذاق اڑایا گیا کہ باپ اور بیٹی کا ایک کمرے میں تنہا بیٹھنا اسلامی اعتبار سے درست نہیں، جبکہ یہ بات حقیقت پر مبنی ہے. اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہمارے معاشرے کا ہر باپ جنسی درندہ ہوتا ہے مگر اس سچائی سے بھی انکار نہیں کہ جب کچھ ذہنی و جنسی بیمار مردوں پر شہوت کا غلبہ ہوتا ہے تو اس وقت وہ رشتوں کا تقدس ملحوظ خاطر نہیں رکھتے"۔[48]

47۔ ابن قدامہ، موفق الدین، عبداللہ بن احمد، المغنی، مکتبۃ القاھرۃ, 1388ھ/1968م-112/7
Ibn Qudāmah, al-Maqdīsī Muwffiq al-Dīn Abū Muḥammad ʿAbd Allāh b. Aḥmad b. Muḥammad. *Al-Mughnī, Vol 7.* Cairo: *Maktabt* al-*Qahira. 1388AH/1986AD. 112.*

48۔ "*Baap aur Beti ka Tanha Baithna*" Jan 28, 2018. http://thedailyroshni.com/باپ-اور-بیٹی-کا-تنہا-بیٹھنا/ (Accessed Oct 10, 2020)

جسٹس صاحب کا بیان بالکل درست ہے کئی کیسز ان کے سامنے آئے ہوں گے ایسے واقعات عریانی اور فحاشی کی وجہ سے ہو رہے ہیں، اب صورت حال ایسی ہے کہ عریانی اور فحاشی عام ہو گئی ہے لہذا اپنی بیٹیوں کے ساتھ بڑی احتیاط کے ساتھ رہنے کی ضرورت ہے۔

"ضلع ہری پور میں پولیس سوتیلی بیٹی سے شادی رچانے والے بدطینت شخص، نکاح خواں سمیت ان کے نو ساتھیوں کو تلاش کر رہی ہے جو اس شرمناک فعل کے بعد مفرور ہیں عدالت نے اس نکاح کو باطل قرار دیا ہے عدالت نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ اس غیر قانونی کام کی انجام دہی میں نکاح خواں سمیت وارث کے تمام سہولت کاروں کے خلاف بھی مقدمہ درج کیا جائے عدالت نے اپنے فیصلے میں قرار دیا ہے کہ سوتیلی بیٹی سے شادی باطل فعل ہے، لہذا اسے قانونی جواز فراہم کرنے کی خاطر کئے جانے والے نکاح کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے۔علاقے کے علماء نے سوتیلی بیٹی سے نکاح کے اقدام کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے ملزم اور نکاح خواں کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا ہے"۔[49]

عدالت نے سوتیلی بیٹی کے ساتھ نکاح کو باطل قرار دے معاشرے میں ایسے واقعات لمحہ فکریہ ہیں اور شرمناک ہیں جس میں رشتوں کے تقدس کو پامال کیا جارہا ہے کہ باپ سوتیلی بیٹی سے جنسی تعلقات قائم کر رہا ہے۔

صلبی بیٹے کی بیوی کی حرمت:

اپنے حقیقی بیٹے کی زوجہ سے نکاح قطعاً حرام ہے کیونکہ بہو محرمات ابدیہ میں سے ہے کبھی بھی نکاح اس سے جائز نہیں ہو سکتا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

" وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُم ".[50]

تمہارے بیٹوں کی بیویاں جو تمہاری صلب سے ہیں۔

49- "*Souteli Beti se kya jane wala Nikah Baatil Hai*" Nov 2, 2017. http://urdu.alarabiya.net/ur/pakistan/2017/11/02-سوتیلی-بیٹی-سے-کیا-جانے-والا-نکاح-باطل-ہے-عدالت/ (Accessed Sep 22, 2020

50 ۔ سورۃ النساء23:4

Al-Qur'an 4:23

صلب سے مراد حقیقی بیٹا ہے نہ کہ منہ بولا بیٹا کیونکہ منہ بولے بیٹے کی بیوی سے نکاح جائز ہے اگر حرمت کی کوئی اور وجہ نہ ہو تو۔ صلبی بیٹے نے ازدواجی تعلق قائم کیا ہو یا نہ کیا ہو اس کی بیوی سسر پر حرام ہے چنانچہ امام بیہقی نقل کرتے ہیں:"عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى "وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ"وَقَوْلِهِ:"وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمْ "يَقُولُ: "كُلُّ امْرَأَةٍ تَزَوَّجَهَا أَبُوكَ أَوِ ابْنُكَ دَخَلَ بِهَا أَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَهِيَ حَرَامٌ عَلَيْكَ "[51]

حضرت عبد اللہ ابن عباس فرماتے ہیں کسی عورت نے شادی کی ہو باپ یا بیٹے کے ساتھ دخول ہو یا نہ ہو وہ تیرے اوپر حرام ہے۔

اس سے واضح ہو گیا کہ جس عورت سے بیٹے نے شادی کی اور پھر اس سے بیٹے کا باپ شادی کرنا چاہے تو یہ جائز نہیں ہے، بہو کی حرمت متعلق فقہی آراء حسب ذیل ہیں:

احناف کا موقف:

بیٹے کی بیوی کی حرمت کے بارے میں علامہ علاء الدین کاسانی لکھتے ہیں:

"فَتُحَرَّمُ عَلَى الرَّجُلِ حَلِيلَةُ ابْنِهِ مِنْ صُلْبِهِ بِالنَّصِّ وَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: "وَحَلائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلابِكُمْ"۔[52] حرام ہے صلبی بیٹے کی بیوی نص قطعی سے "تمہارے ان بیٹوں کی بیویاں جو تمہاری صلب سے ہیں"۔

صلب کی قید کے متعلق علاء الدین کاسانی لکھتے ہیں:

" وَذِكْرُ الصُّلْبِ جَازَ أَنْ يَكُونَ لِبَيَانِ الْخَاصِّيَّةِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ الِابْنُ إلَّا مِنْ الصُّلْبِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: وَلا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ"۔[53] وَإِنْ كَانَ الطَّائِرُ لَا يَطِيرُ إلَّا بِجَنَاحَيْهِ"۔[54]

---

[51]۔ السنن الکبریٰ، رقم الحدیث13917، 260/7

As-Sunan al-Kubra, Kitāb al-nikāḥ, Ḥadīth 13917, Vol 7. 260.

[52]۔ بدائع الصنائع، 260/2

Bada'i as Sanai,Vol 2, 260.

[53]۔ سورۃ الانعام 38:6

Al-Qur’an 6:38

[54]۔ بدائع الصنائع، 260/2

Bada'i as Sanai,Vol 2. 260.

اس آیت میں صلب کاذکر ممکن ہے کہ بیان خاصیت کے لیے ہو کیونکہ بیٹاوہی ہوتا ہے جو صلب سے ہو جیسے کہ اللہ کاارشادہے" وَلا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ"کہ اس میں پروں کے ساتھ اڑنے کاذکربیان خاصیت ہے کیونکہ واضح ہے کہ پرندے پروں سے اڑتے ہیں۔

من اصلابکم ''یہ قید متبنی بیٹے کی بیوی کو نکالنے کیلئے ہے چنانچہ علاءالدین کاسانی لکھتے ہیں:

"وَجَازَ أَنْ يَكُونَ لِبَيَانِ الْقِسْمَةِ وَالتَّنْوِيعِ؛ لِأَنَّ الِابْنَ قَدْ يَكُونُ مِنْ الصُّلْبِ وَقَدْ يَكُونُ مِنْ الرَّضَاعِ وَقَدْ يَكُونُ بِالتَّبَنِّي أَيْضًا عَلَى مَا ذُكِرَ فِي سَبَبِ نُزُولِ الْآيَةِ"-[55]اور یہ بھی ممکن ہے کہ صلب کاذکربیان قسمت وتنویع کے لیے ہو کیونکہ جس طرح صلبی بیٹے کو بیٹا کہا جاتا ہے ایسے ہی رضاعی بیٹے کو کہا جاتا ہے اور منہ بولے بیٹے کو بھی کہاجاتاہے جیساکہ اس آیت کے سبب نزول کی ایک روایت سے ظاہر ہوتا ہے۔

اگر کسی نے نکاح کیاتو وہ لائق تعزیر اور تنبیہ کے ہے اور اگر وہ توبہ نہ کرے اور اس عورت کو علیحدہ نہ کرے تواس سے قطع تعلق کردیناچاہئیے۔

مالکیہ کاموقف:

حضرت مالک بن انس اصبحی لکھتے ہیں:

" چھوٹے بچے نے شادی کی اور مجامعت نہیں کی یا مجامعت کی، کیا وہ عورت امام مالک کے نزدیک آباؤ واجداد کے لئے حلال ہے تو کہانہیں اس لیے کہ اللہ کافرمان ہے حرام ہیں تمہارے ان بیٹوں کی بیویاں جو تمہاری صلب سے ہیں پس کسی بھی حال میں بیٹے کی بیوی حلال نہیں ہے دخول کیاہو یانہ کیاہو اور حرمت، بیٹے کے عقد کے ساتھ ہی واقع ہوگئی تھی۔".[56]

مالکیہ کے نزدیک چھوٹے بچے نے شادی کی ہو پھر بھی لڑکے کے باپ پر بہو حرام ہے مجامعت کاپایاجانا بھی ضروری نہیں۔

---

[55]- بدائع الصنائع،2/260

Bada'i as Sanai,Vol 2. 260.

[56]- اصبحی،مالک بن انس،المدونہ،دارالکتب العلمیۃ،ط1،1415ھ/1994م،2/197

Mālik bin Anas, al-Aṣbaḥī al-Madanī. *Al-Mudawwana. Edition 1, Vol 2.* Lebanon*: Dar al-Kutab Ilymiah. 197.*

شوافع کا موقف:

امام شافعی لکھتے ہیں:

"فَأَيُّ امْرَأَةٍ نَكَحَهَا رَجُلٌ حُرِّمَتْ عَلَى أَبِيهِ دَخَلَ بِهَا الِابْنُ أَوْ لَمْ يَدْخُلْ"-[57]

کسی عورت نے نکاح کیا مرد کے ساتھ تو وہ عورت اس مرد کے باپ پر بھی حرام ہو جائے گی بیٹے نے دخول کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ امام شافعی کے قول سے واضح ہو گیا بیٹے کی بیوی بیٹے کے باپ پر حرام ہے اگر چہ بیٹے نے دخول بھی نہ کیا ہو۔

حنابلہ کا موقف:

حنابلہ کے نزدیک بھی بیٹے کی بیوی سے نکاح جائز نہیں ہے چنانچہ صالح بن فوزان لکھتے ہیں:

"وتحرم زوجة ابنه وإن نزل؛ لقوله تعالى: وَحَلائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلابِكُم"-[58]

بیٹے کی بیوی حرام ہو گئی اللہ کے فرمان تمہارے ان بیٹوں کی بیویاں جو تمہاری صلب سے ہیں۔

حنابلہ کا موقف ہے کہ بیٹے کی بیوی حرام ہے اس سے نکاح کرنا کسی صورت میں جائز نہیں ہے۔ بیٹے کی بیوی سے نکاح اگر باپ پر حرام نہ ہو، تو ہو سکتا ہے کہ طلاق دینے کے بعد بیٹا اس پر نادم ہو پھر اس کی طرف رجوع کرنا چاہے، لیکن جب وہ دیکھے گا کہ اس سے باپ نے نکاح کر لیا ہے تو دونوں کے درمیان کینہ پیدا ہو گا جس سے قطع رحمی پیدا ہو جاتی جو کہ حرام ہے، لہذا ضروری ہے کہ یہ نکاح حرام ہو تا کہ حرام کا سبب نہ بنے اور اس میں کوئی فرق نہیں کہ بیٹے نے اپنی بیوی سے صحبت کی ہو یا نہ کی ہو بہر صورت نکاح حرام ہے کیونکہ نص میں صحبت کی قید وارد نہیں۔

---

[57]۔ کتاب الام، 26/5

Kitāb al-umm,Vol 5, 26.

[58]۔ فوزان، صالح، الملخص الفقہی، دار العاصمۃ، الریاض، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، ط1، 1423ھ، 341/2

Al-Fawzān, Ṣaliḥ. *Al-Mulakhaṣ al-Fiqhi. Edition 1, Vol 2. Riyadh: Dār al-Aaṣima, 341.*

خلاصہ کلام

مغربی افکار مسلمانوں میں رشتوں کے تقدس کو ختم کرنا چاہتے ہیں تا کہ مسلمانوں میں رشتوں کے تقدس کا لحاظ باقی نہ رہے, اخبارات میں خبریں شائع ہو رہی ہیں ایسے واقعات سے مسلمانوں کی ساکھ خراب ہو رہی ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل اور وفاقی شرعی عدالت کو مذہبی حدود کے اندر رہتے ہوئے ایسے قوانین مرتب کرنا چاہیے کہ اگر کوئی اس طرح کا مسئلہ درپیش ہو تو فوری قانون سازی کے ذریعے شرعی اصولوں کے مطابق فیصلہ کرے۔ جن رشتوں کی حرمت بالکل واضح ہو چکی ہو عادتا انسان ان کے ساتھ تعلق قائم نہیں کرتا کیونکہ وہ رشتے قابل عزت اور لائق احترام بن جاتے ہیں۔ قریب کے رشتوں سے اگر نکاح کی اجازت دی جائے تو گھروں سے جھگڑے ختم نہیں ہونگے اور قطع رحمی پیدا ہوگی جس سے معاشرہ پر امن نہیں رہ سکے گا۔ عرب میں ایسے لوگ تھے جنھوں نے قرابت داروں سے یعنی ماؤں سے نکاح کیا قبل از اسلام عرب معاشرے میں ایک بڑی خرابی یہ پائی جاتی تھی کہ جن عورتوں سے نکاح حلال نہیں وہ لوگ اکثر ان سے نکاح کر لیتے تھے جب کوئی شخص فوت ہو جاتا تو اس کا بڑا بیٹا دیگر مالی وراثت کے ساتھ اپنی سوتیلی ماں پر بھی قابض ہو جاتا اور اس سے نکاح بھی کر لیتا لیکن نبی ﷺ کی برکت سے اس بری رسم کو ختم کیا گیا اور لوگوں کو رشتوں کے تقدس کا حکم دیا گیا۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.